[1 AUG 2017

رہنمائے دکن

اردو یونیورسٹی میں نئے طلبہ کیلئے تعارفی پروگرام

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز کا آج خطاب

حیدرآباد۔ 31 جولائی (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں یکم/اگست کو صبح 10 بجے ڈی ڈی ای آڈیٹوریم میں نئے طلبہ کا کے لیے ایک ہفتہ طویل تعارفی (انڈکشن) پروگرام کا آغاز ہوگا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر، پاور پوائنٹ کے ذریعہ طلبہ کو یونیورسٹی سے متعارف کروائیں گے۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین اسٹوڈنٹ ویلفیئر کے بموجب افتتاحی پروگرام کے کنوینر جناب انیس احسن اعظمی، مشیر اعلیٰ مرکز برائے مطالعاتِ اردو ثقافت (سی یو سی ایس) ہوں گے۔ وائس چانسلر کے خطاب کے بعد متعلقہ شعبوں میں نئے طلبہ اپنے اساتذہ کے ساتھ تبادلہ خیال کریں گے۔ انڈکشن پروگرام کے تحت 2/اگست کو 11 بجے دن پروفیسر صدیقی محمد محمود، کوآرڈینیٹر تعارفی پروگرام، طلبہ اور انسانی رشتوں پر مخاطب کریں گے۔ پروفیسر شانِ کاظم نقوی، ڈائرکٹر سنٹر فار انفارمیشن اینڈ ٹکنالوجی، سی آئی ٹی کا پریزنٹیشن ہوگا۔ میڈیا سنٹر کی جانب سے ایک فلم کی اسکریننگ بھی ہوگی۔ پروگرام کے میزبان ڈاکٹر عبدالسمیع صدیقی، اسسٹنٹ پروفیسر انگریزی ہیں۔ 5/اگست کو ڈاکٹر اختر پرویز، لائبریرین اور جناب رضوان احمد کے خطاب ہوں گے۔ ڈاکٹر رفیع احمد، اسسٹنٹ پروفیسر ایجوکیشن کے ہمراہ نئے طلبہ لائبریری کا دورہ ہوگا۔ ڈاکٹر محمد اکبر، اسسٹنٹ پروفیسر سی پی ڈی یو ایم ٹی پروگرام کے میزبان ہوں گے۔ 6/اگست کو ڈاکٹر کرن سنگھ اتول، پروفیسر محمد فریاد، صدر شعبہ ایم سی جے، جناب انیس احسن اعظمی کے خطاب و ڈاکٹر کرن سنگھ کے ساتھ سی یو سی ایس کا دورہ ہوگا۔ ڈاکٹر کے ایم ضیاء الدین، اس کے میزبان ہوں گے۔ 7/اگست کو پروفیسر ابوالکلام، پراکٹر و ڈین الومنائی، پروفیسر احتشام احمد خان، پرووسٹ بوائز ہاسٹلس، ڈاکٹر شاہین الطاف، پرووسٹ گرلز ہاسٹلس کے خطاب ہوں گے۔ ڈاکٹر رضوان الحق انصاری و ڈاکٹر شبانہ قیصر، اسسٹنٹ پروفیسرس کے ہمراہ طلبہ کا ہاسٹلس اور انڈور اسٹیڈیم کا دورہ ہوگا۔ 8/اگست کو اختتامی اجلاس میں پروفیسر سید علیم اشرف جائسی کی تعارفی تقریر ہوگی، ڈاکٹر محمد کامل، ایڈیشنل کنٹرولر امتحانات، ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار اور پروفیسر ایوب خان، پرو وائس چانسلر کے خطاب ہوں گے۔ تیسرے، چوتھے اور پانچویں دن طلبہ مختلف سرگرمیوں میں حصہ بھی لیں گے۔

رہنمائے دکن

تصوف' شریعت' علم اور زہد کے امتزاج کا نام

اردو یونیورسٹی میں پروفیسر حبیب الرحمٰن نیازی و دیگر کے خطاب

حیدرآباد۔ 31 جولائی (پریس نوٹ) تصوف دراصل شریعت، علم اور زہد کے متوازن امتزاج کا نام ہے، جو شخص علم نہیں رکھتا یا شریعت کی مکمل پیروی نہیں کرتا وہ صوفی ہو ہی نہیں سکتا۔ صوفیاء نے امن و آشتی کے پیغام کے ساتھ ساتھ ایثار کے جذبات لوگوں میں پیدا کیے اور انھیں خود پر دوسروں کو ترجیح دینے کا پیغام دیا۔ اشاعت اسلام ہو یا ترویج ادب اردو، دونوں میدانوں میں صوفیاء کی بے مثال خدمات تاریخ کے اوراق میں روشن ہیں۔ تاریخ میں اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ تحریکیں کبھی کبھی راستے سے بھٹک بھی گئی ہیں لیکن پھر کوئی مجدد پیدا ہوا ہے اور اس نے ان خرابیوں کی اصلاح کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ ان خیالات کا اظہار راجستھان اردو اکیڈمی کے سابق چیئرمین پروفیسر حبیب الرحمٰن نیازی نے کل مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں ایک نشست میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ یہاں اردو کا جو ماحول میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس کی مثال ہندوستان کی کسی دوسری دانش گاہ میں ملنا مشکل ہے۔ میں اکثر اخبارات میں پڑھتا رہتا ہوں کہ اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم پرویز روز و شب اسی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں کہ کس طرح اسے ایک مثالی یونیورسٹی میں تبدیل کیا جائے۔ آج مانو کو دیکھ کر گزرے زمانے کی عثمانیہ یونیورسٹی کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ صدر اجلاس پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستان و صدر شعبۂ اردو نے ہندوستان میں صوفیاء کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان میں خواجہ اجمیریؒ سے قبل بھی کئی ایک صوفی جنوبی ہند خاص طور سے حیدرآباد میں تشریف لائے اور یہاں پر رہ کر انسانیت اور امن و آشتی کا درس عام کیا۔ انھوں نے اردو کی ابتدائی خدمات میں صوفیاء کے اہم ترین حصے کی بھی وضاحت کی۔ آغاز میں پروفیسر فاروق بخشی نے پروفیسر حبیب الرحمٰن نیازی کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ پروفیسر حسیب الدین قادری، صدر شعبۂ انگریزی نے پروفیسر حبیب کا استقبال کرتے ہوئے صوفیاء اور مجالس صوفیاء کی اہمیت اور وہاں سے حاصل ہونے والی اخلاقی اقدار اور درس انسانیت پر گفتگو کی۔ ڈاکٹر مسرت جہاں نے سپاس نامہ پیش کیا۔ ڈاکٹر شمس الہدیٰ دریابادی نے پروگرام کی نظامت کی۔ اس استقبالیہ تقریب میں شعبہ کے ریسرچ اسکالرز جابر حمزہ، امان اے کے، نہال افروز، محمد صالح، محمد عارف، عبدالقیوم، دانش کمال، محمد ثاقب، عریشہ تسنیم، تبسم حسن، سلیمہ وانی، ریحانہ بشیر، ثنا غزل، آسیہ یاسمین، محمد عابد، ساجد ممتاز، شبلی آزاد کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر اوم پرکاش بھی موجود تھے۔